

# Ahnaaf.com

## Islamic Multimedia Library

خلافت راشدہ کا دور

باسمہ تعالیٰ

نعت شریف پڑھ کر

اس کتابچہ میں مذہبِ شیعہ کی معتبر اور مستند کتب حدیث  
سے قرآن مجید اور اصحابِ رسولؐ کے بارہ میں عبارات نقل کی  
گئی ہیں۔ عبارات کا بغور مطالعہ فرما کر ایسے عقائد و نظریات دیکھنے والے  
گروہ کے بارہ میں

# دیکھا آپ کریں

مترتب

ابو معاویہ محمد اعظم طارق

پہلی جلد  
اس کتابچہ میں دیئے گئے حوالہ جات میں سے غلط حوالہ  
ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپے فی حوالہ انعام دیا جائے گا۔

شاخِ کربلا  
انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کراچی

## عرض مؤلف

الحمد لله ونصلي على رسولہ الکریم ، اما بعد  
 قارئین محترم! اس وقت جو کتابچہ آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو ترتیب دینے  
 کا مقصد ہر مسلمان کو قرآن مجید اور اصحاب رسولؐ کے بارہ میں شیعہ مذہب کے عقائد  
 و نظریات سے آگاہ کرنا ہے اختصار کے پیش نظر مذہب شیعہ کی مستند کتب کے حوالہ  
 جہت پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ ورنہ اس موضوع پر کتب شیعہ میں پائے جانے والے  
 وافر مواد کی وجہ سے ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔  
 اس کتابچہ میں بعض جگہ عربی اور فارسی عبارات کے اردو ترجمہ ہی پر اکتفاء  
 کیا گیا ہے اور بعض مواقع پر تین تین چار چار صفحات کے مضامین کو مختصراً بیان کیا  
 گیا ہے تاہم اصلی مضمون سے عین مطابقت کا خیال رکھا گیا ہے۔  
 اختصار کی اصل وجہ کم سے کم صفحات میں زیادہ سے زیادہ مواد کو  
 جمع کرنا ہے۔

آپ حضرات اس کتابچہ کا بخور مطالعہ فرما کر اس کے ساتھ منسلکہ سوالنامہ  
 کو پُر کر کے اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔  
 اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر مقصد تحریر کو کامیابی سے ہمکنار

# مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں

○ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی جرأت و طاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے

اصول کافی ص ۱۸۷ مطبوعہ تہران

## موجودہ قرآن نامکمل کیوں ہے؟ جواب اس لیے کہ

○ ابوبصیر کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَتَعْدَ فَإِنَّ قُوَّةَ أَغْلَانَا

اصول کافی ص ۳۴۲

○ امام جعفر صادق سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جبریلؑ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے یا ایہا الذین امنوا ایمانوا بآنزلنا فی علی نوراً مبیناً

اصول کافی ص ۳۴۲

○ امام جعفر صادق سے ابوبصیر کی روایت ہے کہ سورہ معارج کی پہلی آیت سنال سنال ..... آیہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جبرائیلؑ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لیکر نازل ہوئے تھے سنال سنال

بعذاب واقع للکفرین بولایۃ علی لیس له دافع اصول کافی ص ۳۴۹

○ امام باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبریلؑ میں یہ آیت اس طرح لیکر

نازل ہوئے۔ ان الذین ظلموا آل محمد حقہم لم یکن اللہ  
 لیغفرلہم ولا یہدیہم طریقاً..... آلایہ پھر فرمایا یا ایہا الناس  
 قد جاءکم الرسول من ربکم فی ولایۃ علی فامنوا بہ واکمروا  
 تکرہوا بولایۃ علی فان اللہ ما فی السموات وما فی الارض..... آلایہ  
 اصول کافی ص ۳۵۱

○ عبداللہ بن ثانی کی امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آیت ولقد  
 عہدنا الی ابرہمن قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ وحسن والحسین  
 والائمة علیہم السلام من ذریہم فہی اللہ کی قسم اس طرح نازلہ  
 ہوئی تھی۔  
 اصول کافی ص ۳۴۲

(مندرجہ بالا احوالہ جات میں خط کشیدہ کلمات موجودہ قرآن میں نہیں ہیں)  
 اختصار کے پیش نظر ان پانچ مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ اسی کتاب  
 میں ایسی بیسیوں مثالیں بیان کی گئی ہیں (مرتب) ہر صاحب عقل و دانش اس  
 سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان روایتوں کا معنی و مفہوم سوائے اس کے اور کچھ  
 بھی نہیں کہ معاذ اللہ موجودہ قرآن مجید تحریف سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اور خالق کائنات  
 اس اعلان کے بعد انا نحن نزلت الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہم ہی نے  
 یہ قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ابھی اپنے کلام کی  
 حفاظت نہ کر سکا۔ چودہ صدیوں سے پوری امت مسلمہ اس مکمل ضابطہ حیات  
 سے محروم چلی آرہی ہے جسے مالک الملک نے اس امت کی راہنمائی کے لئے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

# قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنے والی روایات کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے

○ علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب میں ایک ضخیم کتاب ہے جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنا میں لکھتے ہیں کہ

ترجمہ - بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اس کی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے جن کا تو یہ بے ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے جلیل القدر محدث، سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے۔ اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیع اور مشہور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میں صراحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔



# حضرت علی کا فرمان - منافقین نے ایک آیت کے درمیان سے تہائی قرآن سے زیادہ ساقط کر دیا

○ صاحب احتجاج طبرسی نے حضرت علی کا ایک زندیق کے ساتھ طویل مکالمہ نقل کیا ہے اس مکالمہ میں وہ زندیق حضرت علی پر ایک اعتراض کرتا ہے کہ آیت **وَانْخَفِظْ فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكُومَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ** اللہ میں شرط و جزاء کے درمیان وہ تعلق اور جوڑ نہیں ہے جو شرط و جزاء میں ہونا چاہیے۔

اس کا جواب حضرت علی کی زبان سے یہ نقل کیا گیا ہے

هو مما قدمت ذكره من اسقاط المنافقين من القرآن  
وبين القول في اليتامى وبين نكاح النساء من الخطاب والقصص  
اكثر من ثلث القرآن۔

ترجمہ: یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، یعنی منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔ اور اس آیت میں یہ عرف ہوا ہے، ان خفتم فی الیتامیٰ اور فانکوما طاب لکم من النساء کے درمیان ایک تہائی قرآن سے زیادہ تھا (جو ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے) ان میں خطاب تھا اور قصص تھے۔

احتجاج طبرسی ص ۲۵

# اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

○ بشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے تھے انہیں (۱۵۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں  
 اصول کافی ج ۲ - ص ۲۶۳  
 موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیت بھی نہیں

اصلی قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور موجودہ قرآن سے مختلف ہے

○ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جمع کیا ہے جس طرح نازل کیا گیا ہے وہ کذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعزیر کے مطابق قرآن کو صرف حضرت علی ابن ابی طالب ہی نے جمع کیا اور ان کے بعد ائمہ علیہ السلام نے اسکو محفوظ رکھا  
 اصول کافی ج ۲ - ص ۲۶۳

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قائم (یعنی امام مہدی ثانی) ظاہر ہونگے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جسکو حضرت علی نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے اسکو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما) سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی۔ میں نے اسکو لوہین سے جمع کیا ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے ہمیں پورا قرآن موجود ہے۔ ہمیں تمہارے جمع



کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تب حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم  
اب آج کے بعد تم اسکو دیکھ بھی نہ سکو گے۔ اصول کافی ص ۶۳

○ ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
وفات پائی تو حضرت علی نے قرآن جمع کیا اور اس کو مہاجرین و انصار کے سامنے پیش  
کیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وصیت فرمائی تھی۔ پس جب ابو بکر  
نے اس قرآن کو کھولا تو پہلے ہی صفحہ پر قوم کی رسوائی کا ذکر تھا۔ پس عمر اچھل پڑے  
اور کہا کہ اے علی اسکو لے جاؤ ہمیں اسکی کوئی حاجت نہیں۔ پھر ان لوگوں نے زید بن  
ثاہت کو جو قاری القرآن تھے بلایا اور اس سے عربی کہا ہے شک علی قرآن لائے  
تھے اور ہمیں مہاجرین و انصار کی رسوائی اور ہتک پائی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ  
قرآن مجید کو اس طرح سے تالیف کریں کہ مہاجرین و انصار کی جو ہتک اور رسوائی کی باتیں  
میں انہیں ساقط کر دیں۔ زید نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم  
لوگ چاہتے ہو اگر میں نے ویسے قرآن تالیف کر دیا اور پھر علی نے اپنے

تالیف کردہ قرآن کو ظاہر کر دیا تو کیا تمہارا یہ سارا کارِ عمل باطل نہیں ہو جائے گا۔ عمر  
نے کہا پھر کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔ زید نے کہا کہ حیلہ تم زیادہ جانتے ہو۔ پس عمر نے کہا کہ  
اس کے سوا اور کیا حیلہ ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (یعنی علی کو) قتل کر دیں اور اس سے  
آرام پائیں۔ پس خالد بن ولید کے ذریعہ علی کے قتل کی تدبیر طے پائی مگر وہ اس پر  
قاد نہ ہو سکا۔ احتجاج طبرسی ص ۱۵۵

ضروری وضاحت | منذر جب بالا حوالہ جات کو پڑھ کر ممکن ہے کسی  
مسلمان کے دل میں ان علیل القدر شخصیات کے  
بارے میں کوئی بغض یا نفرت کا مادہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے اس موقع پر یہ جان لینا  
چاہئے کہ جن کتب سے یہ حوالہ جات نقل کیئے گئے ہیں یقیناً وہ مذہب شیعہ کے

بنیادی اور مستند کتابیں ہیں لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان کتب میں بیان کردہ روایات جن عظیم المرتبت، ستیوں (یعنی حضرت علی، حضرت امام باقر، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی طرف منسوب کی گئی ہیں یہ حضرات ان کتب کے معوض و جود میں گئے سے قریباً ڈیڑھ صدی قبل اس دنیا سے تشریف لے جا چکے تھے۔ چنانچہ یہ کتب محض ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کو ختم کر کے افتراق و انتشار کی فضا قائم کرنے کیلئے ایک عظیم سازش کے تحت تصنیف کی گئیں دشمنان اسلام نے من گھڑت جھوٹی روایات اور بے سرو پا داستانیں تراش کر انہیں ان حضرات کی طرف منسوب کر دیا۔ جبکہ ان حضرات کی پوری زندگی اس بات کا واضح ثبوت پیش کرتی ہے کہ جو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس تمام کی حیثیت ایک افسانہ سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مثلاً حضرت علی کا ان حضرات کے ہاتھ پر بیعت فرمانا۔ انکی ائدہ میں نمازیں ادا فرمانا۔ ان سے رشتہ ناطہ جوڑنا اپنی اولاد کے نام حضرات ابو بکر و عمر و عثمان کے نلام پر لکھنا۔ جس کا خود شیعہ حضرات کو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے۔

آج کل بعض شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے راہنما محض عوام الناس کی آنکھوں میں دھول بھونکنے کیلئے

## ایک مطالبہ

بڑی شد و مد سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہم تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں بلکہ یہ ہمارے اوپر بے بنیاد الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ہم ان راہنماؤں سے ایک غلط مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ حضرات پھر مندرجہ ذیل کتب کی حیثیت اور ان کے مصنفین کے بارے میں فتویٰ صادر فرمائیں۔

اصل کافی۔ احتجاج طبرسی۔ تفسیر قمی۔ تفسیر العیاش۔ تفسیر صافی۔ رجال کشی۔ فصل الخطاب۔ یہ وہ مشہور کتب ہیں جنہیں تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔ فتویٰ جاری فرمائیں۔ آیا کہ انکے مصنفین اور ان کتب کے

پیر و کار مسلمان ہیں یا کافر ۲ آیا کہ ان کتب کو جلایا جائے یا زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے۔

## اصحاب رسول پر تبرّائی ایک جھلک

ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں

○ آزاد کردہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمت است مرا خبر دے از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند  
حق الیقین ص ۵۴۲

ترجمہ:- حضرت علی بن حسین سے انکے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا..... کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر تھے

## ابوبکر و عمر فرعون و ہامان ہیں

○ مفصل پرسید کہ مراد از فرعون و ہامان در این آیت چیست حضرت فرمود کہ مراد ابوبکر و عمر است  
حق الیقین ص ۲۶۸

ترجمہ:- مفصل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر۔

## ابوبکر و عمر عثمان و معاویہ جہنم کے صندوق میں

○ امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جسکی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے پناہ مانگتے

ہیں۔ اس کنوئیں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے۔ حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے بائبل کو قتل کیا تھا۔ نمرود۔ فرعون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری ہوگا اور چھ آدمی اس امت سے ہونگے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ۔ خوارج کا سربراہ اور ابن عجم۔

حق یقین ص ۵۲۲

## ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک دن کو نہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہو گئی میں نے شیطان سے کہا تو مجب گمراہ شقی ہے۔ تو شیطان نے کہا امیر المؤمنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی ..... کہ الہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی ہے۔ جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور اسے کہو کہ مجھ کو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ..... میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لیکر اہل دم سوم چہارم پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا..... وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ ان کی گردن میں آگ کی نعلیں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں ادھر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور ادھر ایک گروہ کھڑا ہوا ہے جن کے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں۔ میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساتی عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھنا کہ یہ..... ابوبکر و عمر ہیں۔

حق یقین ص ۵۲۹



حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر پر ابوبکر کی سب سے پہلی بیعت، عبادت گزار بوڑھے کی شکل میں شیطان کرے گا۔ حق یقین ص ۱۶۷  
 عمر کبھی انسان اور کبھی شیطان ہوتا تھا۔ ص ۲۹۳

## حضور پر قاتلانہ حملہ کرنے والے چودہ منافق

چودہ منافقین..... جن میں سے نو قریش سے ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، ابو عبیدہ بن جراح، معاویہ بن ابی سفیان، عمرو بن عاص، اور پانچ دوسرے۔ ابوموسیٰ اشعری، مغیرہ ابن شعبہ، اوس بن حذاف، ابو ہریرہ، ابو طلحہ انہوں نے رات کی تاریکی میں حضور پر حملہ کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ حق یقین ص ۱۱۲

## چار بتوں سے بیزاری

چار بتوں سے ابوبکر و عمر، عثمان و معاویہ اور چار عورتوں عائشہ، حفصہ، ہند، ام الحکم سے بیزاری چاہنا ہمارا عقیدہ ہے۔ ص ۵۳۹

## حضرت عائشہ پر حد جاری کیجائیگی

چوں قائم مانغا ہر شود عائشہ رازندہ کند تا بر آؤزند۔ حق یقین ص ۲۹۹  
 جب ہمارا قائم (امام مہدی غائب) ظاہر ہوگا تو عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے۔



## ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا

○ امام جعفر امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں..... جب وہ مدینہ میں وارد ہونگے تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا..... وہ یہ کہ..... حضرت ابوبکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی..... پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرت الہی زندہ کیا جائے گا..... اور پھر انکو سولی پر لٹکادیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر راکھ کر دیگی۔ آپ کے شاگرد و مفصل فہر دریافت کیا اسے میرے سرور کیلئے خری عذاب ہوگا..... حضرت نے فرمایا انہیں بلکہ ایک دن رات میں انکو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائیگا اور زندہ کیا جائے گا۔  
حق یقین ص ۳۶-۳۵-۳۴

## اصحاب رسول کے بارہ میں خمیشتی کا نظریہ

○ اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیلئے امام کا (یعنی حضرت علی کا) نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت و ریاست کی طبع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور چپکار رکھا تھا جو اسی مقصد کینے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس حیلے اور جس پختہ

سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور  
بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔  
کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴

○ خمینی صاحب مخالفتہ البو بکر بالنس قرآن کا باب قائم کر کے لکھتے ہیں  
اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت و  
ولایت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (البو بکر و عمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے  
تھے اور اگر بالنس وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے  
خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور نہ ان کی بات چل سکتی (خمینی صاحب  
اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ خیال اور یہ خوش گمانی غلط ہے ہم اسکی پسند  
مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ البو بکر نے اور اسی طرح عمر نے قرآن کے صریح  
احکام کے خلاف کام اور فیصلے کیے اور عام مسلمانوں نے انکو قبول بھی کر لیا  
کسی نے مخالفت نہیں کی۔“  
کشف الاسرار ص ۱۱۵

○ خمینی صاحب نے ص ۱۱۶ پر مخالفت عمر باقرآن خدا کا باب قائم  
کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں فاروق اعظم  
کی شان میں انکے آخری الفاظ یہ  
”ایں کلام یا وہ کہ اذا صل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف امت بآیت  
از قرآن کریم۔“  
کشف الاسرار ص ۱۱۹  
اس جلد میں حضرت فاروق اعظم کو مبراختا کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے

## عثمان اور معاویہ کے بارہ میں

ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام

عقل و حکمت کے مطابق ہوں۔ ایسے خدا کو نہیں جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کرے اور خود ہی اسکی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں بد قماشوں کو امارت اور حکومت پر درکروے کشف الاسرار ص ۱۱

ناظرین کرام! آپ کو ان تین حوالہ جات سے خوب معلوم ہو گیا ہو گا کہ ضیعی صاحب کے نزدیک حضرات شیخین اور حضرت عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم معاذ اللہ کس درجہ کے مجرم ہیں۔



بعض صحابہ لے

خدا و رسولؐ کے حکم سے سرکشی و گستاخی کی  
ایسے واقعات کتب تاریخ میں موجود ہیں کہ جس سے صحابہ کی نافرمانیوں کی واضح الفا

میں نشانہ ہی ہوتی ہے۔ اور جنگ میں خدا کے رسولؐ کو چھوڑ کر بھاگ جانا صحابہ کے بایں اہل کاکھیل تھا۔ بدرہو یا احد خندق ہمزیا خیتیر وغیرہ میں امی گرامی صحابہ مثلاً شیخین حضرت ابو بکر و عمر رسولؐ کو تہا چھوڑ کر جان بچانے کے لئے حضرت نوحؑ کے بیٹے کی بات پر عمل کیا کہ طوفان آیا تو پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ پہاڑ ہی کا ہمارا ایلا۔ +

## حضرت ابو بکر صدیق رضی

۱۔ اس آیت میں حضرت اہل کی کون سی نفیلت کی بات ہے۔ کہ جو روایات سے جو کچھ مستفاد ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر کو ساتھ نہیں لے گئے تھے بلکہ وہ بن ہلائے آگئے۔ راویوں نے انفرادی لفظ کی حرکت کی کہ ایک روایت میں مگر سے روانہ ہوتے وقت حضرت ابو بکر کی <sup>طریقہ</sup> سے نادر راہ لیا۔ تو اس نے اپنا ازار بند بھاڑ کر رسولؐ کو زاد راہ دیا۔ اور انہیں ذات النطائین کا لقب مل گیا۔ اور باپے شلوار پھاڑ کر سوراخ بند کئے تو یار غار بن گئے۔ واعجبیہ غار میں پہنچتے ہی اللہ کی نصرت کا عمل شروع ہوا کہ غار کے دروازے پر فارسیلا پیدا ہو گیا۔ اس پر کہوتروں کے جوڑے نے اندھے دیئے اور دروازہ غار پر مگڑی نے ہلا تاق دیا۔ یہ سب علامات بتاتے ہیں کہ خدا اپنے محبوب کی نئے طریقوں سے مدد فرما رہا تھا لیکن

آنکھوں والا تیرے جون کا تماشہ دیکھے۔ دشمن تعاقب میں ہمارے دروازے پر پہنچا۔ علامات خداوندی کو دیکھ کر وہیں ہوا تھا غار سے حضرت ابو بکر نے ان کے پاؤں دیکھے اور دوا شروع کر دیا۔ یہ بلندی ایمان کی علامت تھی کہ نصرت خداوندی کو دیکھتے تھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ رسولؐ بار بار جب چپ کراتے جاتے ہیں اور یہ حضرت میں کہ روئے جاتے ہیں؟

تیار ہو ہی صدی ہجری کو رسولؐ کا مدلل ہوا۔ تو حضرت اہل رسولؐ کی تجہیزو تکمیل چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کا معاملہ طے کرتے رہے۔ کافی جھگڑے



اور فساد کے بعد حضرت عمرؓ نے ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور کچھ لوگوں نے دیکھا کہ وہ بیعت کی، جسے اجماع کا نام دیکر پوری امت مسلمہ پر نافذ کر دیا گیا۔ کسی صحابی رسول کو جرات نہیں ہوئی کہ وہ قرآن کریم یا حدیث کا سہارا لیکر حضرت ابو بکر کی خلافت ثابت کرتا۔ تقریباً دو سال تین ماہ مسلمانوں پر فساد رسول کی منشا کیخلاف حکومت فرماتے تھے خلافت کی باتیں پھرتے ہی ابی بکرؓ رسول پر ظلم کے دروازے کھول دیئے اور حضرت علیؓ اور رسولؓ خدا کی انکڑی بیٹی مسیدہ فاطمہ الزہراءؓ کو ستانا شروع کیا۔ اور اطمینان رکھا کہ ایذا پہنچانے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ رسول کی بیٹی کا حق نیک غصب کیا۔ جس پر رسولؓ کی دختر نے احتجاج کیا۔ اور مقدمہ خود سننے بیٹھ گئے۔ در حالانکہ تو انہیں اسلام کے مطابق انہیں قفسہ نیک کا فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ وہ خود ملزم و مجرم تھے۔

ترجمہ۔ حضرت ابو بکرؓ کا جنگ حنین سے بھاگ جانا ناقابل انکار واقعہ ہے۔ وہ اس سے قبل غزوہ اُحد اور خیبر سے بھی کفار کے خوف سے بھاگ گئے تھے۔ اسی بعد ان اپنی عائشہؓ کو ایک دختر کا مقدمہ مولودا سے کر دیا۔ جو رسولؓ کی بقیۂ زندگی کے لئے در دوسر بنی رہیں۔

## حضرت عمرؓ

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمرؓ کو مسلمانوں کی اکثریت رسولؓ کا دوسرا ولیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحاب بنی نسب اصحابہ اور السقیع بنی نسب الصریح نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے فرماتا ہے کہ حضرت عبدالطلب کو حبشہ سے ایک حسین کنیز جن کا نام مناک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔ وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فعلیہ پد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالطلب



نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ پرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نونل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نونل منہا کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و جمیلہ کو دیکھتے ہی نونل زلفیہ ہو گیا۔ اور اس کے اماں سے بدلہ لئے اس نے منہا کو کافی بھلا یا بچسلا یا۔ لیکن وہ مانتی رہی کہ دیکھو مالک نے اسے بدلہ لیا ہے۔ چپنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نونل نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بندہ بہت مسیّر ذمہ رہا۔ آخر منہا کو راضی ہو گئی تو نونل نے ایک ناتہ کا دو دھنچالا اور اس کی بھانگ کو شلوار کے اوپر لٹکا کر نرم کر لیا اور منہا کے کہا کہ اب تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نونل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اتر گئی تو پھر نونل نے منہا کے بدلہ لیا۔ منہا نے اس بدلہ کے ٹکر کو ایک لڑکے کی شکل میں جنم دیا۔ مالک کے ڈر سے اُسے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ ایک شخص اُسے اٹھائے گیا۔ پالا اور اس کا نام خطاب رکھا۔

خطاب جوان ہوا تو یہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتا تھا۔ اور لکڑیوں کو بازار میں فروخت کر کے گذر بسر کیا کرتا۔ ایک دن جنگل سے لکڑیاں لینے گیا تو یہاں دیکھا کہ منہا کی لٹی ہوئی ہے اور اپنی دونوں ٹانگوں کو اس نے آسمان کی طرف اٹھا رکھا ہے۔ خطاب نے اُودھ بھانہ تازہ نوز آ پھلانگ لگائی اور منہا کی ٹانگوں کے درمیان پہنچ گیا۔ خطاب نے منہا سے جو رشتہ ہیں اس کی ماں ہوتی فعل بہ کار تکب کیا۔ تو منہا کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کو بھی سردار کے ڈر سے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اس کو ہشام اٹھائے گیا۔ خطاب کا ہشام کے ماں آنا یا نا تھا یہ لڑکی جب جوان ہوئی تو خطاب نے ہشام سے اس کا رشتہ مانگا تو ہشام راضی ہو گیا۔ خطاب شادی کر کے اس کو گھر لایا۔ کچھ مدت کے بعد اس کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام خطاب نے عمر رکھا۔ اب ماں بیٹے اور باپ کا بچیب الطرفین جو نہ آپ خود ملا خد کریں کہ ماں بیٹے اور باپ کے کیا کیا رشتے بنتے ہیں۔

## حضرت عثمانؓ

مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان کی ولادت واقعہ فیل کے چود سال بعد طیب کے مقام پر ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکرؓ نے رمنہا کی تو اسلام قبول کیا۔ اور کلمہ اسلام پڑھتے وقت عمر تیس سال تھی اور آپ سے پہلے کافی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ لیکن علماء اہلسنت نے رسول خداؐ کی حیثیت و مقام گرتے ہوئے یہاں تک غلو کیا ہے کہ رسول خداؐ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کا عقد حضرت عثمان سے کر دیا۔ جو ایک انسان سے زیادہ حقیقت پر مبنی تھا۔ بہر حال لوگوں کے لئے یہ معروضہ یاد آتا ہے۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اسلام کی پانچ قطیعہ جگہوں میں کوئی نمایاں کام نہ رہا انجام نہیں دیا

## حضرت طلحہؓ

نبی تہیم سے تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کا داماد تھا اور حضرت عائشہؓ کا بہنوئی تھا۔ انتہائی غلیظ ذہنیت کا مالک تھا۔ علماء کا بیان ہے کہ رسولؐ کی زندگی میں کہا کرتا تھا کہ جب نبی جلت فرما جائیگا تو ان کی ازواج سے ہم عقد کرینگے۔ غالباً اس آیت البنی اہل البیت المؤمنین من انفسہم و ازواجہم امہاتہم کا نزول اسی وجہ سے ہوا کہ نبیؐ مومنوں کے نفسوں کے حاکم ہیں۔ اور نبیؐ کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں اپنے مذکورہ ارادہ میں کام رہا۔ لیکن بد بختی جو فطرت میں داخل تھی رنگ لائی اور اس حسرت کو پورا کرنے کے لئے رسولؐ کی بیویوں کی بیٹیوں سے عقد کیا۔ اہم کلزم خواہر حضرت عائشہؓ۔ بارعہ بنت ابی سفیانؓ۔ خاتمہ حبیبہ مسندہ بنت جحشؓ۔ خواہر زینبؓ اور رقیہؓ بنت ابیہؓ۔ خواہر ام سلمہؓ۔ امابہ بنت ان عامرہؓ۔ دونوں سے عقد کیا تو حضرت رسول خداؐ کے ہم زلف کہلائے اسی لئے اپنے کو عقداۃ فطانت سمجھتے رہے۔ جنگ طحہ و زبیر کی سازشوں کا نتیجہ تھی۔ جس کا ذکر زبیر کے حالات میں ہو چکا ہے

نوٹ: قارئین محرم! یہ وہ عبادت ہیں جو حال ہی میں کراچی سے شائع ہونے والی کتب اصحاب رسولؐ کی کہانی قرآنی وحدیث کی زبانی اسے نقل کی گئی ہیں اب آپ خود فیصلہ کریں

# انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے

## اغراض و مقاصد

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و نعت اور حضور اکرم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنا۔
- ۲۔ مقام اصحاب رضی اللہ عنہم کی اشاعت کے لیے ممکنہ کوشش جاری رکھنا۔
- ۳۔ نظام خلافت راشدہ کے لٹاؤ کے لیے سعی کرنا۔
- ۴۔ رد ورافضیت کیلئے مجاہدہ کا روحانی عمل میں لانا۔
- ۵۔ نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔
- ۶۔ خلافت اسلام کا ردائیل کی روک تھام کے لیے کوشش کرنا۔
- ۷۔ جمہوری دہلی سٹیج کے مخصوص مسائل میں ترقی پسندی لانا۔
- ۸۔ سنی مکاتب فکر کے اتحاد کی پُر غلوں کوشش کرنا۔

اس کتابچہ میں دیئے گئے حوالہ جات کو اصل کتب میں ملاحظہ کرنے اور  
خط و کتابت کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع فرمائیں

دفتر انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کراچی

جامعہ محمودیہ مدینہ گلشن حبیب سیکٹر ۱۵، اے۔ ۳، بفرزدان مارگھ کراچی

فون: 650418

پتہ برائے توسیع اشاعت: ۲، روپے